ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

”متاعِ آسمانی“

(حضرت مسیح موعودعلیہ السلام)

(تقریر نمبر4)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَلِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ (الزخرف:64)

کہ جب عیسیٰ (بعثتِ ثانیہ میں) نشانات کے ساتھ آئے گا، تو وہ کہے گا کہ مَیں تمہارے پاس حکمت کی باتوں کے ساتھ آیا ہوں اور اس لیے آیا ہوں تا کہ تمہیں بعض وہ باتیں سمجھا دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی!
اُٹھو ڈھونڈو! متاعِ آسمانی

معزز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس شعر میں درج الفاظ ”**متاعِ آسمانی**“ پر کچھ عرض کرنا ہے۔ متاعِ آسمانی میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، قرآن کریم ہے، صحابہ رسولؐ ہیں، خلافت کا مبارک نظام ہے، وغیرہ۔ اس سلسلہ میں یہ میری چوتھی تقریر ہے۔ جس میں مَیں یہ پیش کرنے جا رہا ہوں کہ آخری زمانہ کے امام جس کو مہدی اور مسیح کے القابات سے پکارا گیا ہے آسمانی حکم کے مطابق بطور حَکم نزول فرماویں گے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے طور پر آپؐ کی تعلیمات و احکامِ قرآنیہ کی تجدید کریں گے۔ نزول فرمائیں گے یا نازل ہوں گے میں نزول اور نازل کے الفاظ قابل غور ہیں۔ وہ کہاں سے نازل ہوں گے لازماً آسمان سے سو وہ ”متاعِ آسمانی“ ہوں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے لئے ”نَازِلٌ“ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جبکہ آخری زمانہ میں دجّال اور یاجوج وماجوج کے لئے ”ظہور“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک طرف دجّال اور یاجوج وماجوج کے نام کی قوتیں دنیا میں غلبہ پائیں گی اور ساری دنیا پر مسلّط ہو جائیں گی جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی بھجوائی ہوئی قوّت مسیح اور مہدی روحانی غلبہ پائیں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہ ایک دفعہ آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۃ الجمعۃ نازل ہوئی۔ جس میں یہ آیت بھی تھی کہ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:3)۔ مَیں نے آنحضورؐ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے۔ آپؐ نے ہم میں موجود حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ عِنۡدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوۡ رِجَالٌ مِنۡ ھٰٓؤُلَاءِ (بخاری کتاب تفسیر القرآن) اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو اِن (فارسی النسل) میں سے ایک شخص یا کچھ اشخاص اُس تک پہنچ جائیں گے اور (گمشدہ ایمان کو دوبارہ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں گے) چنانچہ اس حصّہ پر بڑی تیزی اور کامیابی سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء نے احبابِ جماعت کے دل و دماغ میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ ڈالا ہے جو بہت حد تک مستحکم ہو چکا ہے اور یوں ایک احمدی کا دیگر مسلمانوں سے اخلاقیات میں بہت فرق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس حوالہ سے فرماتے ہیں:

”اِس آیت میں اِس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں؟ تو آپؐ نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ (بخاری) یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اُڑ گیا تو اہلِ فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔ اس میں مہدی معہود کی خبر ہے“

(فٹ نوٹ از تفسیر صغیر سورۃ الجمعۃ آیت 4)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہوگا۔ جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ وہ حکم وعدل ہوگا، صلیب توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ (مسند احمد بن حنبل)۔ صحیح بخاری میں اِس مضمون کے متعلق جو الفاظ حضورؐ کے ملتے ہیں وہ یہ ہیں کہ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (بخاری کتاب احادیث الانبیاء) کہ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تم ہی میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ اِسی لیے حضورؐ نے عیسیٰؑ اور مثیل عیسیٰ کے دو الگ الگ حلیے بیان فرمائے ہیں۔ سنن ابن ماجہ میں حضورؐ کا فرمان ذرا تفصیل سے ہے۔ انصاف کرنے والے حکم وعدل کرنے والے امام کے طور پر، وہ صلیب کو توڑیں گے۔ (صلیبی عقیدہ پاش پاش ہوگا)۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ (یعنی عیسائیت کا ابطال ہوگا)۔ جزیہ موقوف کریں گے اور یَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبُلُهٗ اَحَدٌ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن) کہ وہ مال کثرت سے تقسیم کرے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ اِس مال سے مراد علوم کے خزانے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے تیار کیے اور آج اِس علمی خزانے کی شدید مخالفت مخالفین کی طرف سے ہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد عین پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ پیشگوئیوں میں درج آخری زمانہ کی علامات حضرت مسیح موعودؑ پر، آپؑ کی زندگی پر اور آپؑ کے زمانہ پر پوری اُتر رہی ہیں۔ جب یہ تمام آسمانی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں پوری ہو رہی ہیں تو یہ متاعِ آسمانی کیوں نہ ہو۔ جس پر یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور یہ وجود ہمارے لئے مفید ہے اور ہمارے لئے متاع۔ اِن پیشگوئیوں کا کچھ ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ چند اہم علامات مزید پیش ہیں جو اس متاعِ آسمانی کی صداقت میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کدعہ نامی گاؤں (قادیان کی طرف اشارہ ہے) میں مبعوث ہوگا۔ بدری صحابہ کی طرح 313 جلیل القدر صحابہ اُسے عطا ہوں گے۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 967)

پھر حضورؐ نے فرمایا کہ میری امّت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ وفساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملکِ ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مددگاروں کی ہوگی۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 970)

پھر اس متاع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری اُمّت بہت مبارک ہے جس کا آغاز بھی مبارک اور آخر بھی۔ دونوں زمانے شان وشوکت والے ہوں گے۔

دو تین مزید ایسی علامات کا ذکر کرکے (جو دو اور دو چار کی طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کے حق میں پوری ہوئیں) مَیں متاعِ آسمانی حضرت مسیح موعودؑ کے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مثیلِ عیسیٰ کے دَور میں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ وہ شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد ہوگی۔ وہ میری قبر (حضورؐ کی) میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ عین میرے خُلق کو اپنائے گا۔ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو مہدی کے لئے تیاری کریں گے یعنی اُس کے غلبہ کے لئے کوششیں کریں گے۔

(ابن ماجہ)

رمضان میں 28 کو سورج اور 13 کو چاند گرہن لگے گا۔

(دارقطنی)

پس جو بھی اِس متاعِ آسمانی کو پائے تو اُسے میرا (حضورؐ) کا السلام علیکم کہے۔

پیارے بھائیو! مجھے آج حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بحیثیت متاعِ آسمانی صداقت ثابت کرنا ہے۔ احادیث کی رو سے مَیں تفصیل کے ساتھ اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ اُس کے متعلق اب اگر قرآن کریم کو دیکھیں تو سورۃ الزخرف کی آیت 64 جس کی مَیں نے آغاز پر تلاوت کی ہے۔ اُس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے:

"اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر ہے" کیونکہ اوپر کی آیت میں بھی اِسی کا ذکر تھا۔

(فٹ نوٹ: الزخرف آیت 64 تفسیر صغیر صفحہ 817)

دوسرے نمبر پر سورۃ الصّف اور سورۃ الجمعہ کو ہم حضرت مسیح ناصری کی آمد ثانی کے طور پر پیش کرسکتے ہیں۔ سورۃ الصّف کی آیات 7 تا 10 کو صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں پیش کرتے ہیں۔ قرآنی آیت نمبر 7 میں مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ میں جس "احمد" کا ذکر ہے اُس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ:

"اِس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جو انجیل برنباس میں لکھی ہوئی ہے۔ عیسائی اِس کو جھوٹی انجیل قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ پوپ کی لائبریری میں پائی جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ مروّجہ اناجیل میں "فارقلیط" کی خبر دی گئی ہے جس کے معنی "احمد" ہی کے بنتے ہیں۔ پس اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ اور آپ کے ایک بروز کی جس کا ذکر اگلی سورۃ میں ہے بالواسطہ خبر دی گئی ہے۔ مزید آیت 8 کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اِس آیت میں اِس بات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ کے بروز کی بابت خاص توجہ چاہیے۔ جو ہے تو پیشگوئی کا بالواسطہ مورد، لیکن اسلام کی طرف اس کو بلایا جائے گا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خود دنیا کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں۔"

(تفسیر صغیر صفحہ: 928)

الغرض اِسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ میں "احمد" سے آنحضورؐ مراد ہیں۔ اِس سے حضرت مرزا غلام احمد بھی مراد ہیں۔ کیونکہ سیاق وسباق اِس موٴقف کی تائید کرتا ہے۔ جیسے ھُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ یعنی وہ اسلام کی طرف بُلایا جائے گا، کے الفاظ ہیں۔ کیونکہ اگر احمد سے مراد حضرت محمدؐ ہیں تو وہ تو خود اسلام کی طرف بلانے والے تھے نہ کہ اُن کو بُلایا جاتا ہے۔ اِس میں حضرت مرزا غلام احمد ہی ہیں جن کو اور اِن کے پیروکاروں کو اسلام کی طرف بُلایا جاتا ہے۔ جبکہ آیت 10 کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ قرآنِ شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 232)

پھر اسی سورۃ الصّف کی آخری آیت کے علاوہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس سورت کے آخر پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی پیشگوئیوں کا ذکر چل رہا ہے اس لئے جس طرح آپؑ نے یہ اعلان کیا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے لئے آپؑ کا مددگار بنے گا، اُسی طرح لازم ہے کہ دَورِ آخرین میں جب دوبارہ یہ اعلان ہو تو تمام وہ مسلمان جو سچے دل سے ان پیشگوئیوں پر ایمان لائے ہیں وہ بھی یہ اعلان کرتے ہوئے مسیحِ محمدیؑ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں کہ ہم ہر طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت کے لئے مسیحِ محمدیؑ کے خدمتِ دین کے کاموں میں اس کے مددگار ہوں گے۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1023)

اس سورت کے بعد سورۃ الجمعہ میں بھی حضرت محمدؐ کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آیت 5 کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت سے متعلق نہیں ورنہ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اس سے مراد آپؐ کی بعثت ثانیہ ہے جو آپؐ کی غلامی میں ظاہر ہونے والے ایک اُمّتی نبی کی صورت میں ہوگی اور یہ اعزاز ایک فضل ہے جو اللہ جسے چاہے گا عطا کردے گا۔ وہ بہت فضل اور احسان کرنے والا ہے۔ اس استنباط کی تائید صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت کی تلاوت پر صحابہؓ نے سوال کیا کہ مَنۡ ھُمۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ۔ یہ نہیں پوچھا کہ وہ کون نازل ہوگا بلکہ یہ پوچھا کہ وہ کن کی طرف مبعوث ہوگا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ

اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان لوگوں میں ایک مرد یا بعض مرد ہوں گے جو اسے واپس ثریا سے زمین پر لے آئیں گے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہٖ دوبارہ مبعوث نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا ایک غلام مبعوث ہو گا جو رجل فارسی الاصل یعنی اہلِ عجم میں سے ہوگا۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1030۔ فٹ نوٹ)

اسی سورۃ کی آیت 4 وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ پر گفتگو اس سے قبل کر آئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس سورۃ کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس کے آخر پر یہ پیشگوئی بھی کر دی گئی کہ بعد کے آنے والے مسلمان مال کمانے اور تجارتوں میں مشغول ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ اس آیت کے متعلق بعض علماء کا یہ کہنا کہ گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوا کرتا تھا کہ آپؐ کے انتہائی مخلص صحابہؓ جنہوں نے کبھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرناک جنگوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا، جب تجارتی قافلوں کی خبریں سنا کرتے تھے تو آپؐ کو چھوڑ کر اُن کی طرف بھاگ جایا کرتے تھے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر ایک بہتان ہے۔ یقیناً اس میں آخرین کے دور کے مسلمانوں کا ذکر ہے جو عملاً اپنے دین سے غافل ہو چکے ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام سے کوئی سروکار نہ رکھیں گے۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1028)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"توحید حقیقی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عفّت، عزّت اور حقّانیت اور کتاب اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر ظلم اور زُور کی راہ سے حملے کئے گئے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کا سر الصلیب کو نازل کرے؟ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) کو بھول گیا؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔ چاہو تو ردّ کرو۔ مگر تمہارے ردّ کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے براہین میں فرما دیا ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ وَکَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذاللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جب کہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذاللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اس وقت کوئی خلیفہ اس اُمّت میں نہیں۔ اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ مُوسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذاللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی اُمّت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا۔ اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعۃ:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اَلۡحَمۡدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے؟ **یہ مَیں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا، وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔**"

(ملفوظات جلد 4 ایڈیشن 1984ء صفحہ 14-15)

فرمایا:

”جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آ جاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دُور کر دینے کا وقت آ گیا ہے۔ صادق کی توہین اور گستاخی انتہا تک کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر (نعوذ باللہ) مکھی اور زنبور جتنی بھی نہیں کی گئی۔ زنبور سے بھی انسان ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے میں کوئی نہیں جھجکتا۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کے مصداق ہو رہے ہیں۔ جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سبّ و شتم کئے۔ اب واقعی وہ وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کا تدارک کرے۔ ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے جو اُس کی عظمت اور جلال کے لئے بہت جوش رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کو باطنی مدد کا سہارا ہوتا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کرتا ہے مگر اس کا پیدا کرنا ایک سنّت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔“ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی سنت کے موافق بھیجا ہے۔ خدا تعالیٰ کے صحیفہ قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد سے گزر جاتی ہے تو آسمان پر تیاری کی جاتی ہے۔ یہی اس کا نشان ہے کہ یہ تیاری کا وقت آ گیا ہے۔ سچے نبی و رسول و مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے اور ضرورت کے وقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی تیاری ہو؟ مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ آپ ہی کیا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جائیں تب بھی کام ہو جائے گا اور دجّال کو زوال آ جائے گا۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 396 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”سورۃ تکویر میں جہاں اس زمانے کے حالات کی پیشگوئیاں ہیں وہاں اسلام کی آئندہ ترقی بھی مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی وابستہ کی گئی ہے۔ ان کے ذریعہ سے اکٹھے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اس لئے ان لوگوں میں سے کسی کو اس خیال میں نہیں رہنا چاہئے کہ مسیح موعود کو مانے بغیر اسلام اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لے گا۔ یا یہ لوگ اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کر لیں گے۔ جس طرح ان کا نظریہ ہے صرف خنزیروں کو مارنا ہی تو نہیں رہ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے تو یہ عیسائی قوم ہی کافی ہے، مارتے رہتے ہیں اور کھاتے رہتے ہیں، تو مسیح بیچارے کو آنے کی، اس مشکل میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کہلانے والے علماء کو بھی عقل دے اور مسلمان امت کو بھی کہ یہ حق کو پہچان سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ کھولے، دماغ کھولے۔ ہمارا کام ان کے لئے دعا بھی کرنا ہے اور ان کو راستہ بھی دکھانا ہے، اور وہ ہمیں کرتے چلے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ فروری 2006ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

” حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ ہماری اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہی ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوتا ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں دوسرے مسلمانوں سے بھی اور غیروں سے بھی ممتاز کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا جیسا کہ آپؑ نے کئی جگہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ مقصد بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ وہ راستے دکھانا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے راستے ہیں۔ بندے کے تقویٰ کے معیار کو ان بلندیوں پر لے جانا ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو اور یہی باتیں ہیں جو ہمیں اس تاریک کنویں میں گرنے سے بچائے رکھیں گی جس سے ہم یا ہمارے باپ دادا نکلے تھے...... اور پھر آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعۃ:4) کہہ کر یہ بھی اعلان فرما دیا کہ آخری زمانہ میں ایک تاریکی کے دور کے بعد جب مسیح و مہدی مبعوث ہو گا تو وہ حقیقی اور کامل نمونہ ہو گا اپنے آقا و مطاع کے اُسوۂ حسنہ کا۔ پس یہ دَور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ یہ دور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حقیقی تعلیم کی تصویر ہمارے سامنے رکھی، یہ اصل میں اسی دور کی ایک کڑی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دور ہے۔ کیونکہ اصل زمانہ تو تاقیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ ہے اور یہ بیعت بھی جو ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کرتا ہے آنحضرتؐ کے حکم سے ہی کرتا ہے۔ پس ایک مومن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ تجدید عہد کہ وقت کی دُوری نے جس عظیم تعلیم اور جس عظیم اُسوہ کو ہمارے ذہنوں سے بھلا دیا تھا اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر یہ تجدید عہد کرتے ہیں کہ ہم ان نیکیوں پر کاربند ہونے کی پوری کوشش کریں گے اور اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کریں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اپریل 2008ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ کاش کہ مخالفین آپؑ کی کتب پڑھیں۔ آپؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات و نشانات کو دیکھیں جو صفحات پر نہیں جیسا کہ میں نے کہا کئی کتابوں پر مشتمل ہیں۔ زمانے کی ضرورت کو بھی دیکھیں بلکہ زمانے کی ضرورت کے مطابق خود یہ اعتراض کرنے والے علماء بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ زمانہ کسی مصلح اور مہدی کو چاہتا ہے لیکن پھر بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کا خود بھی انکار کر رہے ہیں اور عامۃ المسلمین کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ آسمانی نشانیاں پوری ہوئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں، لیکن پھر بھی یہ اپنی بدقسمتی کو ہی آواز دے رہے ہیں۔ اس طرف نہیں دیکھتے۔

آج مسلمان اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عاشق اور غلامِ صادق بھی یہی ہے اور اس کی بیعت میں آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ضروری ہے اور کامل وفا کے ساتھ اس کی بیعت میں شامل ہو جائیں تو مسلمان ان کو ماننے کے بعد دنیا میں اپنی برتری منوا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں ورنہ یہی ان کا حال رہنا ہے جو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍مارچ 2023ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے والا بنائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡